© rasailojaraid.com

یہ کتاب شرما صاحب کے چند گیتوں کا مجموعہ ہے جس میں انسانی زندگی کو پنچھی (پرند) تصور کر کے طفولیت شباب اور شیب تینوں زمانوں کی تخیلی تصویر تیار کی گئی ہے۔

یہ گیت جذبات کے لیے تیجی لطافت کے سرمایہ دار ہیں اور حقائقِ حیات کو ایک خاص زاویۂ نگاہ سے دلکش انداز میں پیش کرتے ہیں۔ ان کی ترتیب میں انسان کے حیاتیاتی ارتقا اور نفسیاتی تغیرات کو ملحوظ رکھتے ہوئے شاعر نے دلی کیفیات کو مؤثر پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ پوری کتاب کو ایک افسانے سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ جس میں "عروج" کے بعد "تقابلِ عروج" اور "منتہا" بے حد اثر آفرین ہے۔ مثلاً "تقابل عروج" میں ـــــ

اُٹھ اور اُٹھ کر آگ لگا دے　　پھونک دے پنجرا پنکھ جلا دے

راکھ بگولا بن کر پنچھی　　پہنچے اُن کے پاس

پنچھی کاہے ہوت اُداس　　توڑ نہ من کی آس

پنچھی کاہے ہوت اُداس

اور "منتہا" میں ـــــ "پنچھی پنجرا ہوا پرانا" یہ دونوں گیت اثر آفرینی کی کامیاب مثالیں ہیں۔

ذریعۂ اظہار کے لیے مترنم بحر استعمال کی گئی ہے۔ زبان بھی موزوں ہے لیکن اس میں بعض جگہ ہندی نا سنسکرت الفاظ کی آمیزش نے نہ صرف یہ کہ روانی و فصاحت کو مجروح کیا ہے بلکہ ایک طرح کی "شعری کراہت" پیدا کر دی ہے۔ شرما صاحب سے اس کتاب میں ایک بڑی لغزش یہ ہوئی ہے کہ اُنھوں نے "پنچھی" کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال کیا ہے۔ حالانکہ یہ اُردو اور ہندی دونوں زبانوں میں مذکر ہی استعمال ہوتا ہے۔

شعر و شاعری سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ (م)

مصوّر۔ یہ ایک ہفتہ وار علمی و ادبی جریدہ ہے۔ تقطیع $\frac{20 \times 30}{4}$ زر چندہ سالانہ آٹھ روپیے فی پرچہ ۲ر کاغذ معمولی۔ کتابت، طباعت بہتر۔ پتہ :۔ بمبئی ۸

یہ پرچہ بہت عرصہ سے شائع ہوتا ہے لیکن اب چند ماہ سے اس کی عنانِ ادارت میرزا ادیب صاحب

© rasailojaraid.com